سولر پلیٹیں کرایہ پر دینے کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-629 تاریخ:13-06-2025

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کے پاس زمین تو ہے، لیکن پانی حاصل کرنے کے لیے سولر سسٹم موجود نہیں ہے۔اب میرا اس شخص کو سولر پلیٹیں کرایہ پر دینا کیسا ہے؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ کرایہ میں رقم کے بجائے سالانہ 10 من گندم اور 10 من کپاس طے کروں تو اس طرح اجرت طے کرنا درست ہے؟

مزید یہ بھی رہنمائی فرمائیں کہ اگر میں اُسے یہ آفر دوں کہ سال بھر بعد اگر وہ مجھ سے سولر پلیٹیں خریدنا چاہے تو اُس وقت کی موجودہ قیمت پر میں اُسے سولر پلیٹیں فروخت کردوں گا۔اس آفر دینے میں بھی شرعاً کوئی حرج والی بات تو نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا اپنی سولر پلیٹوں کو فروخت کرنا یا انہیں کرایہ پر دینا، شرعاً جائز ہے، یونہی کرایہ میں رقم طے کرنے کے بجائے 10 من گندم اور 10 من کپاس طے کرنا بھی جائز ہے، جبکہ گندم اور کپاس میں کسی قسم کی جہالت نہ پائی جائے یعنی گندم اور کپاس کے بارے میں ضروری اوصاف بیان کردیے جائیں۔

رہی بات آپ کی کرائے دار کو آخر میں بیچنے کی آفر دینے کی تو یہ اگر آفر ہی کی حد تک ہو اور عقدِ اجارہ میں مشروط نہ ہو تو اس میں بھی شرعاً کوئی حرج نہیں، پھر بعد میں آپ کا باہمی رضامندی سے مارکیٹ ویلیو پر وہ پلیٹیں فروخت کرنا شرعاً جائز ہے۔

اجرت میں رقم کے بجائے مکیلی، موزونی چیز بھی مقرر کی جاسکتی ہے جبکہ اس کی مقدار، صفت اور ادائیگی کی جگہ سب معلوم ہو۔ جیسا کہ درمختار میں ہے:"وشرطھا: کون الاجرۃ والمنفعۃ معلومتین لان جھالتھما تفضی

الی المنازعۃ"یعنی: اجارے کی شرائط میں سے ہے کہ اجرت اور منفعت دونوں معلوم ہوں اس لیے کہ ان کی جہالت جھگڑے کی طرف لے جاتی ہے۔

(کون الاجرۃ والمنفعۃ معلومتین) کے تحت علامی شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:" فلو کانت کیلیا او وزنیا او عددیا متقاربا فالشرط بیان القدر والصفۃ، وکذا مکان الایفاء لو لہ حمل ومؤنۃ عندہ، والا فلا یحتاج الیہ"یعنی: اگر اجرت میں دی جانے والی چیز کیلی یا وزنی یا عددی متقارب ہو تو اس میں شرط یہ کہ مقدار اور صفت بیان کر دی ہوں۔اسی طرح اس چیز کی ادائیگی کا مقام بھی معلوم ہونا ضروری ہے جبکہ اس کو اٹھانے اور خرچ کرنے کی ضرورت ہو، یہ امام اعظم کے نزدیک ہے اور اگر ضرورت نہ ہو تو ادائیگی کے مقام کو بیان کرنے کی حاجت نہیں۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد09، صفحہ09، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:"**جو چیز بیع کا ثمن ہو سکتی ہے وہ اُجرت بھی ہو سکتی ہے** مگر یہ ضرور نہیں کہ جو اُجرت ہو سکے وہ ثمن بھی ہو جائے۔"

(بہار شریعت، جلد03، حصہ14، صفحہ108، مکتبۃ المدینہ کراچی)

عقدِ بیع میں دوسرا عقد مشروط نہ ہو تو بعد میں وہ عقد کیا جا سکتا ہے۔جیسا کہ فتاویٰ رضویہ شریف میں امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:"اگر عقد بیع میں یہ شرط نہ تھی، عقد صحیح بروجہ شرعی خالی عن الشروط الفاسدہ تھا، نہ پہلے سے باہم یہ قرارداد ہو کر اسی بناء پر وہ بیع ہو سکتی تو بیع جائز ہے اور بائع کا بعد بیع اس میں مشتری سے کرایہ ٹھہرا کر کرایہ پر رہنا اور مشتری کو ماہوار مقرر شدہ دینا جائز ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ173، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

16ذو الحجۃ الحرام1446ھ/13جون2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre)کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre)کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre)کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com